سوال:

کیاامام زمان(عج) کے نظروں سے غائب ہونے کے باوجود بھی انکے وجود کا کوئی فائدہ ہے؟

توضیح سوال:

وہابی چینل دن رات اور خاص طور پر امام زمان (ع) کی ولادت کے ایام میں یہ سوال بار بار دہراتے رہتے ہیں کہ تمہارے امام تو غائب ہے، اس غائب امام کے وجود کا تمہیں فائدہ آخر کیا ہے۔ مہربانی کریں ہمیں اس سوال کا جواب بتائیں تاکہ ہم ان لوگوں کو اپنے امام زمان (ع) کے وجود کے فوائد کو بتا سکیں۔

جواب:

انبیاہوں یا آئمہ،جب سب کا تقرر خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور یہ دین و دنیا دونوں کے دینی راہنما ہوتے ہیں، کسی کی رعیت نہیں ہوتے اگر کہیں دنیوی ریاست و حکومت پر دوسرے لوگ قابض ہو جائیں تو اس سے ان کی نبوت وامامت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اسی طرح یہ حضرات حاضر ہوں یا غائب ہوں ہر حالت میں نبی وامام رہتے ہیں۔ حضور و عدم حضور یا غیبت و ظہور سے شان نبوت و امامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ انبیاء کی بھی غیبتیں ہوئی ہیں۔ نبی تھے اور نبی رہے۔اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام ہر حال میں امام ہیں اور حضرت کا وجود مبارک تمام عالم خدا کے لیے رحمت ونعمت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام اسی نور رسول اللہ کے حامل ہیں، جس سے خطاب الٰہی ہوا تھا:

لولاک لما خلقت الافلاک،

یعنی تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔

پس عالم کی پیدائش جس پر موقوف ہے اسی پر عالم کی بقاء بھی موقوف ہوتی ہے۔اگر یہ نہ ہوں تو ساری دنیا ختم ہو جائے،اسی لیے تو اس نور کے حامل امام موجود ہیں اور ہر قسم کی نعمتیں عام خلائق کے شامل حال ہیں۔آسمان سے بارش ہوتی ہے ، زمین سے داناا گتا ہے ، درختوں پر پھل آتے ہیں ، عقلوں میں سمجھنے کی قوت ہے ، آنکھوں میں بصارت ہے،کانوں میں سماعت ہے۔زبان میں گویائی ہے اوران انعامات الھیہ کے ذریعہ روئے زمین پر حجت خدا کا وجود ہے جو رحمۃللعالمین کے فرزند ہیں۔جن کی برکت سے دنیا باوجود ان بدکرداریوں کے جو سابقہ امتوں پر نزول عذاب کا باعث ہوتی رہی ہیں،عذابوں سے محفوظ ہیں اور پہلے کے عالم گیر عذاب مسخ و خسف،غرق و حرق یعنی صورتوں کا بدل جانا،زمین میں دھنسنا،پانی میں ڈوبنا،آگ میں جلنا سب کے سب انھیں کے سبب سے رکے ہوئے ہیں،کیونکہ عذاب نازل نہ ہونے کے دو سبب قرآن میں بیان ہوئے ہیں:

یا رسول اللہ (ص) کی موجودگی،

یا بندوں کا استغفار کرنا،

وماكان الله ليعذبهم وانت فيهم وماكان الله معذبهم وهم يستغفرون،

یعنی اے رسول، جب تک تم ان میں موجود ہو خدا ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ ایسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گا کہ لوگ استغفار کرتے رہیں۔

پس اب نہ رسول اللہ تشریف فرما ہیں نہ سب بندے معافی کے خواہاں ہیں، توبہ و استغفار مثل نہ ہونے کے ہے۔ پھر عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا؟ صرف اس لیے کہ قائم مقام رسول ہمنام رسول موجود ہیں جو فرزند رسول ہیں، وارث رسول ہیں جن کا فعل، فعل رسول ہے، جن کا وجود، وجود رسول ہے، جن کا نور، نور رسول ہے اور وہ اسی نور مبارک کے حامل ہیں جو غایت خلقت عالم اور سبب بقائے عالم ہے۔ یہی مطلب اس فرمان نبوی کا ہے:

النجوم امان لاهل السماء واهل بيتي امان لاهل الارض،

یعنی ستارے اہل آسمان کے لیے امان کا سبب ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کے واسطے باعث امن وامان ہیں ۔

ستارے نہ ہوں تو آسمان والوں کے لیے مصیبت ہے اور میرے اہل بیت میں سے کوئی نہ ہو تو زمین والوں کے لیے مصیبتیں ہیں۔

عصر غیبت میں امام مہدی (عج) کے فوائد:

عقیدہ مہدویت کے غیر نفسیاتی فوائد کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

فوائد عامہ: فوائد خاصہ:

امام مہدی (عج) کے وجود کے فوائد عامہ:

امام مہدی کے وجود کے بہت سے فوائد عامہ شیعہ و سنی روایات میں ذکر کیے گئے ہیں، جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

1- زمین وآسمان کی بقاء:

امام مہدی(عج) کے وجود کاایک فائدہ یہ ہے کہ آپ تمام زمین وآسمان والوں کیلئے امان اوران کی بقاء کا سبب ہیں

اور آپ ہی کے وجود کی وجہ سے زمین وآسمان قائم ہیں۔

امام کے وجود کے اسی فائدہ کوامام سجاد(ع)کی حدیث میں بیان کیاگیاہے کہ جسے امام صادق(ع)نے نقل فرمایا:

نحن أئمة المسلمين وحجج الله على العالمين وسادة المومنين وقادة الغرّ المحجلين وموالى المومنين ونحن امان لأهل الارض كما أن النجوم أمان لأهل السماء ونحن الذين بنا يمسک الله السماء أن تقع على الأرض الاّ باذنه وبنا يمسک الأرض أن تميد بأهلها،

ہم(اہل بیت)امت اسلام کے پیشوا،زمین والوں پراللہ کی حجت،مؤمنین کے رہبر،(قیامت کے دن)سفیدرُو

افراد کے پیشوااور مومنوں کے سرپرست ہیں،ہم زمین والوں کیلئے امان ہیں،جیسے ستارے آسمان والوں کیلئے،

ہمارے ہی سبب اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے محفوظ رکھا ہوا ہے مگر یہ کہ جب خدا چاہے، اور ہمارے ہی

سبب اللہ نے زمین پر بسنے والوں کو ہلاکت سے بچایا ہوا ہے۔

کمال الدین، شیخ صدوق ج 1 ص 207

فرائد السمطین جوینی شافعی ج 1 ص 45

ینابیع المودۃ قندوزی حنفی ص 21

اسی طرح کی عبارت امام مہدی (عج) کی ایک توقیع (خط) میں بھی ملتی ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا:

انّی امان لأهل الارض كما أن النجوم أمان لأهل السماء،

میں زمین والوں کیلئے امان ہوں جیسے ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں۔

الاحتجاج، طبرسی ج 2 ص 545

کمال الدین، شیخ صدوق ج 2 ص 485

پس ہر زمانے میں زمین و آسمان کی بقاء اہل بیت میں سے کسی ایک فرد کی موجودگی کی دلیل ہے، مشہور حدیث:

لولا الحجة لساخت الأرض والسماء،

اگر حجتِ خدا کا وجود نہ ہو تو زمین و آسمان تباہ ہو جائیں،

بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں:

لو بقیت الأرض بغیر امام لساخت،

اگر زمین بغیر امام کے باقی رہے تو تباہ ہو جائے گی۔

اصول کافی: ج1 ص 179، باب أن الأرض لا تخلوا من حجۃ،

بصائر الدرجات،ص488 ، باب أن الأرض لاتخلوا بغیر امام،

امام مہدی (عج) کے وجود کا یہ فائدہ اہل سنت کی معتبر کتب میں بھی بیان ہوا ہے، چنانچہ اہل سنت کے علماء نے

روایت کی ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهبت ذهبوا واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بیتی ذهب أهل الارض،

ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں، جب وہ ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہل

بیت زمین والوں کیلئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت نہ رہیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

ذخائر العقبی، طبری شافعی ص 17

نیز یہی حدیث اہل سنت کی بہت سی کتب میں ایک ہی مضمون میں مختلف الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔

المستدرک، حاکم نیشاپوری،ج 2 ص 448

مجمع الزوائد، ھیثمی،ج 9 ص 174

المعجم الکبیر، الطبرانی، ج 7 ص 22

الجامع الصغیر، جلال الدین سیوطی، ج 2 ص 68

حکمت الٰہی کا تقاضا تھا کہ وہ اہل بیت کے ذریعہ سے سیّد الانبیاء کی ذریت کو قیامت تک قائم رکھے، تاکہ عام لوگ

ان کے نور ہدایت سے استفادہ کرتے رہیں لہذا وہی اس کائنات کی بقاء کا سبب اور امت کیلئے امان ہیں۔

پس شیعہ و سنی متفقہ روایات کی بناء پر زمین و آسمان کی بقاء اس بات کی دلیل ہے کہ ہر دور میں اہل بیت کا کوئی نہ کوئی فرد موجود رہا ہے لہذا اِس دور میں بھی اہل بیت کا آخری فرد یعنی امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف زندہ و موجود ہیں، نہ کہ مستقبل میں پیدا ہوں گے۔

اسی طرح دعائے عدیلہ میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو ان الفاظ میں زمین و آسمان کی بقاء کا سبب قرار دیا گیا ہے:

و بوجوده ثبتت الارض والسماء،

امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کے وجود سے زمین و آسمان ثابت و قائم ہیں۔

مفاتیح الجنان، دعائے عدیلہ.

2-اہل زمین کی اجتماعی عذاب سے نجات:

امام مہدی (عج) کے وجود کا ایک اور انتہائی اہم فائدہ یہ ہے کہ خداوند لوگوں کی بد کرداریوں اور برے اعمال کے باوجود ان پر اجتماعی عذاب بھیجنے میں جلدی نہیں کرتا۔امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کے اس فائدہ سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کیونکہ سابقہ قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی وجہ سے انہیں انتہائی سخت عذاب میں مبتلا کر دیا۔کوئی قوم مسخ ہو گئی اور کسی قوم کو غرق کر دیا گیا، کسی قوم پر آسمانی بجلی گری اور کوئی مختلف قسم کے طوفانوں میں گر گئی لیکن موجودہ زمانے میں سابقہ قوموں کے گناہوں کی نسبت بڑے بڑے گناہ انجام دیئے جارہے ہیں، بلکہ شاید یہ کہنا بھی صحیح ہو کہ سابقہ امتوں میں موجود سارے گناہ آج کے مسلمانوں میں موجود ہیں،آج کے مسلمان معاشرے میں گناہ وفساد اور بدکاری عام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمان اجتماعی عذاب میں گرفتار نہیں ہو رہے تو یہ صرف امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کے وجود مبارک کی برکت کے سبب ہے۔

خداوند نے قرآن مجید میں کسی قوم پر عذاب نہ آنے کے دو اسباب بیان فرمائے ہیں:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ،

اے نبی، اللہ اُن لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جبکہ تم اُن میں موجود ہو، اور خدا انہیں عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ توبہ و استغفار کرتے رہیں۔

سورہ انفال آیت 33

اس بناء پر کوئی بھی قوم صرف دو اسباب کی بناء پر عذاب خدا سے نجات پا سکتی ہے، یا ان کے درمیان رسول خدا موجود ہوں اور یا وہ قوم توبہ و استغفار کرتی ہو۔ لیکن موجودہ زمانے میں نہ تو نبی ظاہری طور پر امت کے درمیان موجود ہیں اور نہ ہی لوگوں کے درمیان توبہ و استغفار کا رواج ہے بلکہ اکثر لوگ توبہ و استغفار کی بجائے گناہوں کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جب عذاب سے بچنے کیلئے قرآن مجید میں ذکر شدہ دونوں اسباب موجود نہیں تو پھر مسلمان اجتماعی عذاب کا شکار کیوں نہیں ہو رہے؟

اس سوال کا جواب صرف یہ ہے کہ اگرچہ رسول خدا ظاہری طور پر موجود نہیں لیکن آخری نبی کا وہ آخری نائب موجود ہے کہ جو آخری محمد بھی ہے کیونکہ رسول خدا فرما چکے ہیں کہ:

اوّلنا محمد وأوسطنا محمد وآخرنا محمد،

یعنی میرے اہل بیت میں سے سب مجھ (محمد) ہی جیسے ہیں۔

بحار الأنوار علامہ مجلسی ج 36ص 3، باب نادر فی معرفتهم صلوات الله عليهم.

پس جس طرح امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے جدّ بزرگوار رسول خدا (ص) کا وجود امت کیلئے عذاب خدا سے امان کا سبب تھا، ویسے ہی موجودہ امت اگر عذاب خدا سے محفوظ ہے اور خداوند ہماری بدکرداریوں کے

باوجود عذاب بھیجنے میں جلدی نہیں کر رہا تو یہ صرف اور صرف امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کے وجود

مبارک کی وجہ سے ہے۔

اہل سنت کے بہت سے علماء نے اسی بات کا اقرار بھی کیا ہے جیسے قندوزی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں آیت

(وَمَا كَانَ اللّٰہ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ) کے ذیل میں لکھا ہے:

أشار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی وجود ذلک المعنی فی أھل بیتہ، وأنھم أمان لاھل الارض کما کان (ھو) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أمانا لھم،

پیغمبر اکرم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہی صفت آپ کے اہل بیت میں بھی پائی جاتی ہے اور وہ بھی

زمین والوں کیلئے امان ہیں، جیسے آپ امان تھے۔

ینابیع المودۃ، قندوزی حنفی : آیت "وما کان اللہ لیعذبھم"کے ذیل میں؛

مستدرک، حاکم نیشاپوری ج 3 ص 149

اہل سنت کی ایک جماعت نے نقل کیا ہے:

النجوم أمان لاہل السماء وأھل بیتی أمان لامتی،

ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کیلئے امان ہیں۔

شواھد التنزیل، حاکم حسکانی ج 1 ص 426

ذخائر العقبی، الطبری ص 17

اور دوسری روایت میں ہے:

النجوم أمان لاہل السماء وأھل بیتی أمان لاہل الارض،فاذا ذھب النجوم ذھب أھل السماء واذا ذھب أھل بیتی ذھب أھل الارض،

ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں اور میرے اہل بیت زمین والوں کیلئے امان ہیں، پس جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور جب میرے اہل بیت نہ رہیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

ینابیع المودۃ، قندوزی حنفی ج 2 ص 442

پس ماننا پڑے گا کہ اگر یہ امت اجتماعی عذاب سے محفوظ ہے اور زمین و آسمان اپنی اپنی جگہ قائم ہیں تو صرف اہل بیت کے آخری فرد امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود مبارک کی برکت سے ہے، و گرنہ نہ زمین و آسمان باقی رہتے اور نہ ہی کوئی جاندار اس دنیا میں موجود ہوتا۔

3-دین اسلام کی حفاظت وبقاء:

جب سے رسول خدا(ص) نے دین اسلام کو لوگوں کے سامنے دائمی اور ہمیشہ رہنے والے دین کے عنوان سے پیش کیا ہے،اُسوقت سے لیکر آج تک دین اسلام کے دشمن مختلف حربوں اور ہتھکنڈوں کے ذریعہ اسلام کو نابود کرنے کی کوششوں میں سر گرم ہیں لہذا کبھی ذاتی نظریات کو دینی مسائل میں داخل کرنے کی کوشش کی گئی اور کبھی نئے دور کے رسوم و رواج کو دین کے ساتھ مخلوط کرنے کی سعی ہوئی، کبھی دین کی تفسیر کے عنوان سے تحریف کی سازشیں ہوئیں اور کبھی یہ بہانہ بنا کر لوگوں کو بے دین بنانے کی کوشش کی گئی کہ اسلام نئے دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا، لہذا کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ دین اسلام کو پسندیدہ اور دائمی دین قرار دینے والا خالق،

کوئی ایساانتظام کرے کہ ہر زمانے میں دین اسلام دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رہے اور اسلامی تعلیمات فنانہ

ہونے پائیں؟!

پس یہ بات تسلیم کرناپڑے گی کہ خداوند نے اپنے دین کی حفاظت وبقاء کاانتظام ضرور کیاہے،البتہ ہمارے عقیدہ

کے مطابق وہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کی ذاتِ بابرکت ہے کہ جو غیبت کے دوران دین اسلام کی

حفاظت وبقاءاور دشمنوں سے اِس دین اور اسکی تعلیمات کے بچاؤکااہم فریضہ اداکررہے ہیں اور آپ کے وجود ہی

کی برکت سے دین قائم ودائم ہے۔جیساکہ رسول خدا(ص)نے فرمایا:

في كل خلف من امتي عدول من أهل بيتي ينفون عن هذا الدين تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاہلين،

میری امت کی ہر نسل میں میرے اہل بیت میں سے عادل فرد ہوں گے جو دین کو غالیوں کی تحریف، قبول نہ

کرنے والوں کے انکاراور جاہلوں کی تاویل سے بچائیں گے۔

بحار الأنوار، علامہ مجلسی ج 36 ص 256 باب 41

یہاں قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ مذکورہ حدیث اہل سنت کی بعض معتبر کتب میں بھی موجود ہے ۔

ینابیع المودۃ، قندوزی حنفی ج 2 ص 114

نیز اہل سنت کیلیۓ اس دعوی کی مزید توضیح و تشریح میں خلفاء سے متعلق احادیث بھی بیان کی جاسکتی ہیں کہ جن

سے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کا مذکورہ فائدہ ثابت ہوتا ہے۔

جیسا کہ اہل سنت نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا(ص) نے فرمایا:

لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ،

یہ دین اسوقت تک عزیز اور قوی و مضبوط رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفاء ہو جائیں۔

المعجم الکبیر، طبرانی ج 2 ص 195 باب عامر الشعبی

صحیح مسلم:ج 6 ص 3، باب الناس تبع لقریش والخلافۃ فی قریش

سنن أبی داود: ج 2 ص 903

ایک اور روایت کے مطابق رسول خدا(ص) نے فرمایا:

لایزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة،

یہ دین اُسوقت تک باقی رہے گا جب تک کہ تم پر بارہ خلفاءنہ ہو جائیں۔

سنن أبی داود ج 2 ص 903 ، آخر کتاب الفتن

المعجم الکبیر، طبرانی ج 2 ص 207 باب ابو خالد الوالبی

اسی طرح اہل سنت علماء نے رسول خدا(ص)کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

لایزال هذا الدین عزیزا منیعا ینصرون علی من ناواهم علیه الی اثنی عشر خلیفة،

یہ دین اُسوقت تک محکم و پائیدار اور دشمنوں پر غالب رہے گا جب تک بارہ خلفاءہوں گے۔

مسند أحمد حنبل ج 5 ص 99

اہل سنت کی کتب میں موجود مذکورہ متواتر حدیث میں پیغمبر اکرم نے اپنے بعد بارہ خلفاء کو دین کی حفاظت وبقاء کا ضامن قرار دیا ہے کہ جنکی وجہ سے دین اسلام کی شان وشوکت باقی رہے گی۔

اگرچہ انتہائی معتبر اہل سنت علماء بھی مذکورہ حدیث کے مصداق کی تعیین میں بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے ہیں اور

بارہ خلفاء کی تعیین سے عاجز نظر آتے ہیں، حتی کہ بعض نے بارہ خلفاء کی تعداد پوری کرنے کیلئے یزید جیسے فاسق و

فاجر کو بھی ان خلفاء میں شمار کیا ہے۔

شرح صحیح الترمذی، ابن عربی، حدیث خلفاء کے ذیل میں۔

لیکن اہل تشیع کا مؤقف اس معاملہ میں انتہائی واضح ہے اور شیعہ حضرات کے نزدیک پیغمبر اکرم نے جن بارہ

خلفاء کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں دین کی بقاء اور حفاظت کا ذمہ دار قرار دیا ہے وہ صرف امام علی (ع) سے لیکر امام

مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف تک بارہ امامِ برحق ہیں۔

پس یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ پیغمبر اکرم (ص) کا مذکورہ فرمان بارہ خلفاء والی حدیث، اس بات کی واضح دلیل

ہے کہ دین کی عزت و عظمت اور بقاء رسول خدا (ص) کے بارہ خلفاء میں سے کسی ایک کی وجہ سے ہے کہ جنہیں

دین کی حفاظت کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے اور عصر حاضر میں وہ رسول خدا (ص) کے آخری جانشین امام مہدی عجل

اللہ فرجہ الشریف ہی کی ذات بابرکات ہے کہ جو پردہ غیب سے دین کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔

4- اہل زمین پر آسمان و زمین کی برکات کا نزول:

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کے فوائد عامہ میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ زمین والوں پر باران

رحمت کا نزول ہوتا ہے، زمین اپنی برکات ظاہر کرتی ہے جیسا کہ امام فرماتے ہیں: وبنا ينزّل الغيث

وتنشر الرحمة وتخرج بركات الأرض،

ہمارے سبب باران رحمت نازل ہوتی ہے، رحمت خدا پھیلتی ہے اور زمین سے برکات ظاہر ہوتی ہیں۔

كمال الدين، شيخ صدوق ج 1 ص 207

أمالى، شيخ صدوق ص 186، المجلس الرابع والثلاثون۔

زمین و آسمان کی برکات کا مسئلہ ایک قرآنی اصول ہے کیونکہ خداوند نے فرمایا:

وَلَوْ أنَّ أهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَکَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَأخَذْنَاهُمْ بِمَا کَانُوْا يَکْسِبُوْنَ،

اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور پرہیز گار بنتے تو ہم ضرور ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول

دیتے، لیکن انہوں نے جھٹلایا پھر ہم نے ان کو انکے اعمال کی بناء پر پکڑ لیا۔

سورہ اعراف آیت 96

اس آیت مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چونکہ سابقہ امتوں نے تقوی سے منہ موڑا، حق کا انکار اور اہل

حق کی تکذیب کی جس کے نتیجہ میں خداوند نے انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس امت پر

باران رحمت نازل ہوتی ہے، زمین سے اس کی برکات ظاہر ہوتی ہیں اور اہل زمین اس سے استفادہ کرتے ہیں، یہ

سب کچھ ممکن نہیں مگر صرف ائمہ اطہار علیہم السلام کے وجود کے صدقہ میں، کیونکہ وہی زمین میں تقوی و

پرہیز گاری کا مکمل مظہر ہیں۔

وجودِ امامِ مہدی (عج) کے فوائد خاصہ:

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود مبارک میں فوائد عامہ کے علاوہ کچھ فوائد خاصہ بھی موجود ہیں البتہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ فوائد عامہ ہر مخلوق کو مل رہے ہیں، چاہے کوئی ان فوائد کی طرف متوجہ ہو یا نہ ہو، نیز یہ فوائد ہر مخلوق کو ملتے رہیں گے، چاہے کوئی امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کو مانے یا انکار کرے، لیکن امام کے وجود کے فوائد خاصہ عام طور پر صرف انہیں افراد کے ساتھ مخصوص ہیں جو امام پر صحیح عقیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ (ع) کے ساتھ معنوی رابطہ رکھتے اور توسل کرتے ہوں۔

1-جاہلیت کی موت سے نجات:

اہل سنت کی معتبر کتب میں امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے حوالے سے پیغمبر اکرم (ص) کی ایک حدیث مختلف الفاظ میں موجود ہے کہ آپ نے فرمایا:

من مات وليس فى عنقه بيعة مات ميتة جاهلية،

جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں کسی (امام) کی بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

صحیح مسلم،کتاب الامارۃ، باب 13

سنن کبری، ترمذی ج 8 ص 156

فتح الباری، ابن حجر ج 13 ص 5

دوسری روایت کے مطابق آپ (ص) نے فرمایا:

من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ،

جو کوئی امام (کی معرفت) کے بغیر مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

مسند، أحمد ابن حنبل ج 4 ص 96

مجمع الزوائد، ھیثمی ج 5 ص 218

ایک اور روایت کے مطابق آپ (ص) نے فرمایا:

من مات ولیس علیہ امام مات میتۃ جاہلیۃ،

جو کوئی ایسی حالت میں مرے کہ اس کا کوئی امام نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

مجمع الزوائد، هيثمی ج 5 ص 218

ان روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ:

موجودہ دور میں تمام مسلمانوں اور خاص طور پر اہل سنت کے لیے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ وہ امام حق کی بیعت کا فرض ادا کر سکیں کہ جس کے نتیجہ میں انکی موت جاہلیت کی موت نہ رہے گی۔

2-مؤمنین کی مشکل کشائی:

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کا ایک اور خاص فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے ماننے والوں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرتے ہیں۔تاریخ تشیع میں علماء و مومنین کے بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جن میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے بالواسطہ یا بلا واسطہ ان کی مشکلات حل فرمائیں ہیں۔

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے اپنی ایک توقیع (خط) میں شیعوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّا غَیْرُ مُھْمِلِیْنَ لِمُرَاعَاتِکُمْ، وَلاَ نَاسِیْنَ لَذِکْرِکُم، وَلَولاَ ذٰلِکَ لَنَزَلَ بِکُمْ اَللّاَوَاءُ وَاصْطَلَمَکُمْ اَلْأعْدَاءُ فَاتَّقُوْا االلَّہَ جَلَّ جَلاَلُہُ،

ہم تمہاری دیکھ بھال میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ ہی تمہیں فراموش کیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو تم پر مصیبتیں آ

پڑتیں اور دشمن، تمہیں تباہ و برباد کر دیتے پس تم تقویٰ الٰہی اختیار کرو۔

بحار الانوار، علامہ مجلسی ج 53 ص 175

الاحتجاج، طبرسی ص 596

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ان محبت آمیز جملات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے ذریعہ ہمیشہ غیبی امداد

شیعوں تک پہنچ رہی ہے اور امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے محبین و معتقدین بھی اپنی فردی و اجتماعی

مشکلات و پریشانیوں میں کبھی اپنے امام سے غافل نہیں ہوئے بلکہ شیعت کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے زمانے

کے امام کو حلال مشکلات اور محرم اسرارِ خلقت سمجھتے ہوئے، اُن سے متوسل ہوئے ہیں جس کے بارے میں

بہت سے واقعات کتبِ تاریخ میں مذکور ہیں مثلا:

بحرین کے حاکم اور انار کا واقعہ جس میں امام زمان نے بحرین ہی کے ایک مومن محمد ابن عیسی کے ذریعہ وہاں کے مومنین کی مدد فرمائی،

یا اسی قسم کے اور بہت سے واقعات امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق کتب میں مذکور ہیں کہ جن میں آپ نے اپنے ماننے والوں کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی ہے۔

منتهی الآمال (اردو ترجمه احسن المقال) ج 2 ص 440

النجم الثاقب ص 314

بحار الانوار، علامه مجلسی ج 52 ص 178

3-نامحسوس روحانی نفوذ اور معنوی ہدایت:

ہر آسمانی والہی رہبر چاہے وہ نبی ہو یا امام، کا سب سے اہم کام لوگوں کی ہدایت کرنا ہے، چنانچہ خداوند تعالی نے فرمایا:

وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا،

سورہ انبیاء آیت 73

لہذاہر نبی اور امام اپنی پوری زندگی اس ہدایت کے فرئضہ کو ادا کرتا ہے لیکن اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ ہدایت کے فرئضہ کی ادائیگی کیلئے بھی ہادی کا لوگوں کی آنکھوں کے سامنے مسلسل ہونا ضروری نہیں ہے، اگرچہ عام طور پر ہدایت کا فرئضہ، درس وگفتار اور عادی تعلیم وتربیت کے ذریعہ ادا ہوتا ہے، لیکن نبی یا امام کے پاس لوگوں کی ہدایت کا ایک روحانی ومعنوی طریقہ بھی ہے کہ جو دل وفکر میں معنوی نفوذ کے ذریعہ انجام پذیر ہوتا ہے کہ جسے اصطلاح میں ہدایت وتربیت تکوینی کا نام دیا جا سکتا ہے، اس طریقہ ہدایت میں الفاظ وکلمات اور درس وگفتار مؤثر نہیں ہوتے بلکہ نبی یا امام کی صرف روحانی کشش مؤثر ہوتی ہے۔

بہت سے الہی رہبروں کے حالات میں ملتا ہے کہ بعض اوقات نہایت منحرف وغلط افراد صرف ایک مختصر سی ملاقات کے ذریعہ بدل گئے اور فوراً راہ راست پر آ گئے، بے ایمانی وگناہوں سے تائب ہو کر مؤمن وفداکار بن گئے اور اسی چیز کو شخصیت کے نفوذ یا اثر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

خانہ کعبہ کے پہلو میں بت پرست اسعد ابن زرارہ کی پیغمبر اکرم (ص) سے مختصر ملاقات اور اس کا مسلمان ہونا،

کربلا کے راستے میں امام حسین (ع) کے پیغام کا زھیر پر اثر، کہ اُس نے اپنے ہاتھ کا لقمہ بھی منہ میں رکھنا گوارا نہ کیا اور فوراً امام کی طرف چل پڑا،

نیز امام حسین (ع) کی حرُ ابن یزید ریاحی سے ملاقات اور اُس کا یزیدی لشکر کو چھوڑ کر امام حسین (ع) کے لشکر میں شامل ہو جانا،

حضرت امام موسی کاظم (ع) کو دیکھ کر ہارون کی طرف سے امام کے زندان میں بھیجی گئی فاحشہ عورت کا بدل جانا

یا بشر حافی اور امام موسی کاظم (ع) کا واقعہ وغیرہ...

یہ تمام واقعات معصومین (ع) کے نامحسوس روحانی نفوذ و اثر کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اسی طرح غیبت کے پردے میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود کا بھی ایک اثر یہی ہے کہ آپ مومنین کے دلوں کی زرخیز زمین کو اپنی روحانی شخصیت کے نفوذ کے بیج سے آباد کرتے ہیں جس سے آپ کے ماننے والوں کی روحانی تربیت ہوتی ہے۔

4-امام مہدی(عج) کی غیبت کا مومنین کیلئے باعث برکت ہونا:

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے سبب مومنین کیلئے عظیم اجر وثواب کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ایسا بہت سا عظیم ثواب جس کا حصول انتہائی بامشقت اعمال کے بغیر ممکن نہ تھا، امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کی وجہ سے مومنین کو مل رہاہے اور روایات میں اس عظیم ثواب کا کثرت کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔جیساکہ امیر المومنین حضرت علی(ع)سے روایت ہے:

أفضل العبادة الصبر والصَمت، وانتظار الفرج،

بہترین عبادت صبر کرنا، فضول باتوں سے پرہیزاور امام مہدی(عج) کے ظہور کاانتظار کرنا ہے۔

بحار الانوار، علامہ مجلسی ج 74 ص 422

پس غیبت کے زمانے میں امام کے ظہور میں تعجیل کیلئے دعا کرنے والے ، غیبت میں مصائب و مشکلات پر صبر کرتے ہوئے امامت کے عقیدہ پر ثابت قدم رہنے اور ظہور کے بعد آپ کی نصرت کے خواہاں مومنین، خداوند کی طرف سے ثواب عظیم حاصل کرتے ہیں۔

اہل سنت اور حدیث امان:

وہ بعض احادیث کہ جو امامت و مرجعیت دینی اور عصمت اہلبیت (ع) پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک مشہور حدیث، حدیث امان بھی ہے۔

اس حدیث میں پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے اہل بیت کو امت کے لیے امان قرار دیا ہے تا کہ ان کی امت اختلاف سے دور رہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر امت مسلمہ رسول اسلام کے بعد اہل بیت کے بتائے ہوئے راستے پر عمل پیرا ہو جائے اور ان کی اقتداء کر لیں تو اختلاف سے بچے رہیں گے اور ہدایت تک پہنچ جائیں گے۔

حدیث امان کو اہل سنت کے علماء میں سے ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، ان کی بعض

عبارتیں اس طرح سے ہیں:

1-حاکم نیشاپوری نے صحیح سند کے ساتھ رسول اسلام (ص) سے نقل کیاہے کہ آپ نے فرمایا:

النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتى امان لامتى من الاختلاف ، فاذا خالفها قبيلة من العرب اختلفو ا فصاروا حزب من ابليس،

ستارے اہل زمین کے لیے امان ہیں تا کہ وہ غرق نہ ہو اسی طرح میرے اہلبیت میری امت کے لیے امان ہیں تا

کہ ان میں اختلاف نہ ہونے پائے اگر عرب میں سے کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو ان میں خود اختلاف ہو

جائے گا اور وہ شیطان کے گروہ میں سے ہو گا۔

مستدرک حاکم، ج 3 ص 149

2-ابن حجر مکیؒ و سیوطی نے بھی اس حدیث کو اِسی مضمون کے ساتھ نقل کیا ہے۔

الصواعق المحرقہ ، ص 150

احیا المیتّ ،ج 35 ص 345

3-ابن حجر نے پیغمبر اسلام (ص) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

... واھل بیتی امان لآمتی من الاختلاف فاذا خالفتھا قبیلۃ من العرب اختلفوا فصارو حزب ابلیس،

میرے اہل بیت وسیلہ امان ہیں میری اُمت کے لیے تاکہ وہ اختلاف میں نہ پڑیں اگر عرب میں سے کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو ان میں خود اختلاف ہو جائے گا اور وہ شیطان کے گروہ میں سے ہوگا۔

4-ابویعلی موصلی نے اپنی کتاب مسند میں سند حسن کے ساتھ رسول اسلام (ص) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

النجوم امان لآھل السماء واھل بیتی امان لاُمتی،

جس طرح سے ستارے اہل آسمان کے لیے وسیلہ امان ہیں اِسی طرح میرے اہلبیت اہل زمین کے لیے وسیلہ امان ہیں۔

منتخب كنز العمال ، ج 5 ص 92

الجامع الصغير ، ج 2 ص 189

ذخائر العقبی ، ص 17

یہ حدیث اِسی طرح دوسرے مضمون سے بھی جو کہ قریب المعنی ہے، نقل ہوئی ہے۔

علی اصغر رضوانی ، امام شناسی و پاسخ بہ شبہات ج 2 ص 415

اہل بیت اطہار (ع) کی اتباع کیوں واجب ہے؟

حدیث سفینہ:

پیغمبر اکرم (ص) نے اپنے اہل بیت (ع) کے بارے میں ارشاد فرمایا:

انما مثل اهلبیتی فیکم کسفینة نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق ،

میرے اہل بیت کی مثال تمہارے درمیان نوح کی کشتی جیسی ہے کہ جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے رو گردانی اختیار کی وہ غرق ہو گیا۔

المستدرک علٰی الصحیحین، ج 3 ص 151

اور اسی طرح، ج 2 ص 343

اہل بیت (ع) کو کشتی نوح سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اصول دین و فروع دین میں اہل بیت (ع) کے علم سے ہدایت حاصل کریں اور ان کے اخلاق و کردار کو اپنے لیے نمونہ عمل قرار دیں، ورنہ وہ مذاہب و نظریات کے اختلاف میں گر کر ڈوب جائیں گے اور ان کی نجات ممکن نہیں ہو گی۔

ابن حجر نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے:

اہل بیت (ع) کو کشتی نوح سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ جو شخص بھی خداوند کے حضور اس شکرانے کے طور پر کہ اس نے اہل بیت (ع) کو عظمت وفضیلت عطا کی، اہل بیت (ع) سے محبت کرے ان کی عظمت کا قائل ہو اور ان کے علماء سے ہدایت حاصل کرے تو وہ مخالفتوں کی تاریکی سے نجات پا جائے گا، اور جو شخص ان سے منه موڑے گا تو وہ کفران نعمت کے دریا میں غرق ہو جائے گا اور گمراہی کے بھنور میں پھنس کر ہلاک ہو جائے گا۔

صواعق محرقہ، ص 91، باب 11، تفسیر آیت 7

حدیث امان:

ایک دوسری حدیث میں پیغمبر اکرم (ص) نے اپنے اہل بیت (ع) کو آسمان کے ستاروں سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتى امان لامتى من الاختلاف فاذا خالفتها قبيلة من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابليس،

ستارے زمین والوں کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں اور میرے اہل بیت (ع) میری امت کو اختلاف سے بچاتے ہیں

لہٰذا اگر عرب کا کوئی بھی قبیلہ ان سے اختلاف کرے گا تو وہ شیطانی گروہ بن جائے گا۔

المستدرک علیٰ الصحیحین،ج 3 ص 149

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حاکم نیشاپوری نے یہ کہا ہے کہ:

یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے، لیکن بخاری و مسلم نے اسے اپنی اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا۔

ستاروں کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت ملتی ہے اس کا تذکرہ خود قرآن مجید میں بھی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے:

و بالنجم هم يهتدون،

اور ستاروں سے وہ لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

سورہ نحل آیت 16

مذکورہ احادیث کے علاوہ جن دوسری احادیث میں اہل بیت (ع) کی پیروی کرنے کو واجب قرار دیا گیا ہے، وہ اہل

بیت (ع) کی علمی اور شرعی قیادت و رہبری پر واضح انداز سے دلالت کرتی ہیں اور ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے

کہ قرآن کریم اور سنت پیغمبر اکرم (ص) کے بعد اہل بیت (ع) کا قول و فعل ہی اصول دین و فروع دین کی

شناخت کا واحد سرچشمہ اور اہم ذریعہ ہے۔

عن ابي حمزة الثمالي عن ابي عبدالله (ع) قال : قلت له اتبقي الارض بغير امام ؟ قال لو بقيت الأرض بغير امام ساعة لساخت.

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا کہ: کیا زمین امام کے وجود کے بغیر باقی رہ سکتی ہے؟

امام نے فرمایا: اگر زمین ایک لمحہ بھی امام کے وجود کے سے خالی ہو تو تباہ ہو جائے گی۔

کمال الدين و تمام النعمه ص 308

بعض جاہل وہابی اور اہل سنت سوال کرتے ہیں کہ وہ امام جو غائب ہو، اسکے وجود کا امت اسلامی کے لیے کیا فائدہ

ہے؟

امام صادق (ع) نے اپنے والد گرامی کے ذریعے سے اپنے جد بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ: ہم اہل بیت آئمہ

مسلمین اور تمام مخلوقات پر حجت خدا ہیں، ہم اہل زمین کے لیے پناہ گاہ ہیں، جسطرح کہ ستارے اہل آسمان کے

لیے پناگاہ ہیں۔ ہماری وجہ سے آسمان زمین پر گرنے سے محفوظ ہے، مگر یہ کہ اس کام کے لیے خداوند کا حکم ہو۔

ہمارے وجود کی برکت سے بارش برستی ہے اور ہماری وجہ سے خداوند اپنی تمام مخلوقات پر اپنی رحمت کو نازل

کرتا ہے اور ہماری وجہ سے زمین اپنی برکات کو بندوں کے لیے خارج کرتی ہے اور اگر ہم اہل بیت کا کوئی فرد بھی

زمین پر موجود نہ ہو تو زمین اپنی تمام مخلوقات کو نگل لے گی۔ پھر فرمایا: خداوند نے جب سے حضرت آدم کو خلق

کیا ہے، زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں رکھا، چاہے وہ حجت خدا زمین پر ظاہر ہو یا ظاہری طور پر نظروں سے

غائب ہو۔ اسکے بعد بھی قیامت تک زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی اور اگر ایسا نہ ہو تو لوگ خداوند کی

عبادت نہیں کریں گے۔

سلیمان راوی کہتا ہے کہ لوگ کسطرح حجت غائب سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

امام نے فرمایا: اس طرح کہ جسطرح لوگ بادلوں کے پیچھے موجود سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

بحار الأنوار، العلامة المجلسي ج : 23 ص 5- ح10

یہی مطلب اہل سنت کی کتب میں بھی ذکر ہوا ہے:

ابن حجر عسقلانی نے کتاب صحیح بخاری کی شرح کتاب فتح الباری میں لکھا ہے کہ انبیاء میں سے چند نبی زندہ اور غائب ہیں کہ جو اہل زمین کے باعث امن و امان ہیں:

أربعة من الأنبياء أحياء أمان لأهل الأرض اثنان فى الأرض الخضر والياس واثنين فى السماء إدريس وعيسى،

انبیاء میں سے چار نبی زندہ ہیں اور اہل زمین کے لیے امان ہیں، ان میں سے دو زمین پر ہیں: حضرت خضر اور حضرت الیاس، اور دو آسمان پر ہیں: حضرت ادریس اور حضرت عیسی۔

فتح البارى شرح صحيح البخارى، ج 6 ، ص 434، تحقيق: محب الدين الخطيب،

الكتب - صحيح البخاري - كتاب أحاديث الأنبياء - باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام- الجزء رقم6

سيوطى در الدرالمنثور ج4ص239

زمخشرى در ربيع الابرار ج1 ص 397

امام قرطبیؒ نے بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ:

عن عمر بن دینار قال: ان الخضر، و الیاس حیّین فی الارض، ما دام القرآن علی الارض، فاذا رفع ماتا،

حضرت خضروالیاس زمین پر زندہ ہیں کہ جب تک قرآن زمین پر ہے،اور جب بھی قرآن زمین سے اٹھ جائے گا، وہ دونوں (خضروالیاس) مر جائیں گے۔

تفسیر قرطبی ج13 ص361 موسسه الرساله

وہابیوں سے سوال: حضرت خضر،الیاس،ادریس اور حضرت عیسی (ع) زندہ ہیں،وہ کدہر ہیں اور انکے وجود کا کیا فائدہ ہے۔ تمہارے ہی علماء نے ذکر کیا ہے کہ ان انبیاء کے بابرکت وجود سے اہل زمین سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ جسطرح قرآن باعث ہدایت ہے،اسی طرح انکا غائب وجود بھی لوگوں کے لیے باعث ہدایت ہے۔

تم وہابیوں اور اہل سنت نے جو جواب ان غائب انبیاء کے بارے میں دیا، ہم شیعہ بھی تم کو امام زمان غائب کے بارے میں وہی جواب دیں گے !!!

امام زمان (عج) کے بابرکت وجود کا فائدہ:

1-سبب دفع بلاء،

2-سبب ہدایت عوام الناس، (مثل قرآن کریم)

بعد والا سوال یہ ہے کہ تم وہابی اور اہل سنت بتاؤ کہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، یزید وغیرہ جب زندہ اور زمین پر موجود تھے، ان کا لوگوں اور اسلام کے لیے کیا فائدہ تھا؟

کیا ان لوگوں کا فائدہ فقط قرآن، نماز، وضو، حج وغیرہ کو تحریف اور تبدیل کرنا تھا؟ ان لوگوں نے اسلام اور مسلمین میں ایسے فتنے اور فساد برپا کیے ہیں کہ جو رہتی دنیا تک باقی رہیں گے اور جن کا خاتمہ خود حضرت مہدی (عج) آکر کریں گے۔

تم وہابی اور اہل سنت کس منہ سے ہم شیعوں سے امام مہدی (عج) کے با برکت وجود کے فوائد کے بارے میں سوال کرتے ہو!؟

اسکے علاوہ خود تمہارے علماء نے اعتراف کیا ہے کہ حضرت مہدی (ع) ابو بکر، عمر اور حتی بعض انبیاء سے برتر اور زمین پر خداوند کے بہترین خلیفہ ہیں:

ابن ابی شیبہ نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے کہ:

أبو أسامة عن عوف، عن محمد، قال: يكون في هذه الأمة خليفة لا يفضل عليه أبو بكر ولا عمر،

محمد ابن سیرین کہتا ہے کہ اس امت میں ایسا خلیفہ آئے گا کہ جو ابو بکر اور عمر پر بھی برتری رکھتا ہو گا۔

مصنف ابن أبي شيبة، ج 7 ، ص 513 ، ح 37650

سیوطی نے بھی کتاب العرف الوری فی اخبار المھدی ص 118

پر اسی روایت کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ روی زمین پر بہترین خلیفہ کہ جو حتی ابو بکر و عمر سے افضل ہو گا، موجود ہو گا۔۔۔۔

اقوال حضرت امام زمان علیہ السلام:

قال الامام المهدی علیه السلام : انا یحیط علمنا با نبائکم ، ولا یعزب عنا شئی من اخبارکم ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارے سارے حالات ہمارے علم میں ہیں اور تمہاری کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔

بحار الانوار ج 53 ص 175

قال الامام المهدی علیه السلام : اکثر و الدعا بتعجیل الفرج فان ذالک فرجکم ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: تعجیل ظہور کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو، اس لیے کہ یہ دعا خود تمہارے لیے ہی خوشحالی کا باعث بنے گی۔

بحار الانوار ج 52 ص 92

قال الامام المهدی علیہ السلام : انا خاتم الاوصیاء و بی یدفع اللہ البلاء عن اهلی و شیعتی ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سلسلۂ اوصیاء کی آخری کڑی ہوں۔ خداوند عالم میرے وسیلے سے میرے اہل اور میرے شیعوں سے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔

بحار الانوار ج 52 ص 93

قال الامام المهدی علیہ السلام : ان الارض لا تخلوا من حجة اما ظاهرا و اما مغمورا ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: زمین حجت خدا سے خالی نہیں ہوتی، وہ حجت یا ظاہر ہوتی ہے یا پوشیدہ۔

كمال الدين صدوق ج 2 ص 511

قال الامام المهدی علیہ السلام : كلما غاب علم بدا علم ، و اذا افل نجم طلع نجم ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب کسی علم پر پردہ پڑ جاتا ہے تو دوسرا علم ظاہر ہو جاتا ہے اور جب کوئی ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا اسکی جگہ طلوع ہو جاتا ہے۔

احتجاج طبرسی ج 2 ص 490

قال الامام المهدی علیہ السلام : انّی امان لاھل الارض كما ان النجوم امان لاھل السماء ،

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں اہل زمین کے لیے اسی طرح سبب راحت وامان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لیے باعث امان ہیں۔

بحار الانوار ج 78 ص 380

التماس دعا۔۔۔۔۔